صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 22 نومبر 2021ء بمطابق 16 ربیع الثانی 1443 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر سترہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِ بِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ٭ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ٭ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ٭ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ٭ فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ٭ لَسْتَ عَلَیْہِمْ بِمُصَّیْطِرٍ ٭ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَکَفَرَ ٭ فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ الْعَذَابَ الْاَکْبَرَ ٭ اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَہُمْ ٭ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَہُمْ۔

(ترجمہ): (یہ لوگ نہیں مانتے) توکیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟ آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کیسے اٹھایا گیا؟ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے جمائے گئے؟ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی؟ اچھا تو (اے نبیؐ) نصیحت کئے جاؤ، تم بس نصیحت ہی کرنے والے ہو کچھ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو البتہ جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا تو اللہ اس کو بھاری سزا دے گا اِن لوگوں کو پلٹنا ہماری طرف ہی ہے پھر اِن کا حساب لینا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر12671، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 12671 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں ضلع کرم میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مد میں کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، نیزاس میں سے ابھی تک کتنا فنڈ جاری اور کتنا خرچ کیا گیا ہے،اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش(وزیراعلیٰ تعلیم)جواب(جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت)نے پڑھا:

(الف) جی ہاں،یہ درست ہے۔

(ب) (i)اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت نےADP/ AIP سکیم نمبر978/195132 کے تحت1109.790. ملین روپے کیPDWP کی میٹنگ میں مورخہ20/02/18 کو منظوری دی جس میں311.430. ملین روپے(Repair, Lab Equipments and Furniture) ضلع کرم کے لئے مختص ہوئے ہیں جو کہ درجہ ذیل کالجوں میں تقسیم کئے گئے ہیں:

1- GGDC No. 1 Parachinar کو28.00 ملین روپے جس میں سے13.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

2- GGDC Sadda کو24.00 ملین روپے جس میں سے13.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

3- GGDC Alizai کو22.00 ملین روپے جس میں سے13.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

4- GDC Bagan کو26.00 ملین روپے جس میں سے13.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

5- GPGC Parachinar کو31.00 ملین روپے جس میں سے13.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

6- GDC Sadda کو119.430 ملین روپے جس میں سے43.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

7- GDC Alizai کو22.00 ملین روپے جس میں سے3.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

8- GCMS Parachinar کو 17.00 ملین روپے جس میں سے 8.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

9- GGDC NO. 2 Parachinar کو 22.00 ملین روپے جس میں سے 13.00 ملین روپے ریلیز ہو گئے ہیں۔

(ii) اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے AIP / ADP Need basis NMDs سکیم نمبر 985/200120 کے تحت 1717.00 ملین روپے کی PDWP کی میٹنگ میں مورخہ 18/11/2020 کو منظوری دی جس میں 206.00 ملین روپے (BS Block, Boundary Wall, Internal Electrification, Bachelor Suit, Water Supply, (Library and Facility for Disabled Student) ضلع کرم کے لئے مختص کئے ہیں، جو کہ ضلع کرم کے 06 کالجوں کے لئے ہیں۔

(iii) مزید برآں عرض ہے کہ صوبائی حکومت ضلع کرم میں ایک نیا گورنمنٹ ڈگری کالج (Dogar) ڈگر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے PDWP کی میٹنگ 18/11/2020 میں 307.874 ملین روپے منظور ہوئے ہیں جس پر کام جاری ہے۔

(iv) اس کے علاوہ صوبائی حکومت NMDs کے لئے ADP سکیم (AIP) نمبر 990/191585 کے تحت 15.00 ملین روپے PDWP کی میٹنگ 21/09/2020 میں (F/S Establishment/Up-gradation of Colleges/ University/ Campuses) کی Feasibility کے لئے منظور ہوئے ہیں، اس پر بھی کام جاری ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ ایک چھوٹی سی بات آپ سے کرنی ہے تاکہ عوام کا فائدہ بھی ہو اور اس ہاؤس کو بھی، کہ وراثت کے لئے جو قاضی فائز عیسیٰ اور یحیٰ آفریدی نے آج ایک دو لڑکیوں کی حق میں فیصلہ کیا ہے، وراثت کے حق میں، میں اس کو Appreciate کرتی ہوں اور اگر ایسے فیصلے وراثت کے حق میں جو بچیاں اور بچے وراثت سے محروم رہ جاتے ہیں، اگر ایسے ہی فیصلے مطلب جلد از جلد آنے لگیں، Fast اس پہ آنے لگیں تو میرا خیال ہے کہ یہ بچوں کے ساتھ ایک بھلائی ہو گی اور میں ان جج صاحبان کو یہاں سے Appreciate کرتی ہوں جنہوں نے اتنی جلدی فیصلہ دیا دو بچیوں کے حق میں، کہ ان کا حق ان کو جلدی دیا جائے۔ جناب سپیکر، آتی ہوں اپنے سوال کی طرف کہ میں نے اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک سوال کیا تھا اور یہ بھی Merged area سے ہے، ضلع کرم کے لئے ہے کہ میرا سپلیمنٹری یہ تھا

کہ ترقیاتی فنڈ جو مختص کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل جاری کی جائے کہ کتنا فنڈ مختص ہوا ہے، کتنا ریلیز ہوا ہے اور کتنا جاری ہوا ہے؟ جناب سپیکر، سوال میں جب پوچھا گیا کہ اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے لئے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص ہوا ہے، کتنا ریلیز کیا گیا، کتنا خرچ ہوا؟ تو جناب سپیکر، جواب میں لکھا گیا ہے کہ 1109 ملین روپے کی 2020 میں منظوری دے دی گئی ہے جس میں سے صرف 311 ملین روپے ضلع کرم کے کالجوں میں تقسیم کے لئے مختص کئے گئے ہیں لیکن جناب سپیکر، چاہیئے تو یہ تھا کہ کرم جیسے پسماندہ علاقہ کو مختص تمام فنڈز ریلیز ہو جاتے اور کام بھی مکمل ہو جاتا تاکہ وہاں کے لوگوں کو تعلیم جیسی بنیادی ضروریات پوری ہونا شروع ہو جاتیں۔ سر، اگر آپ سیریل نمبر ایک پہ دیکھیں تو 28 ملین میں سے صرف 13 ملین ریلیز ہوئے ہیں۔ سیریل نمبر دو میں دیکھیں تو 24 میں سے صرف 13 ملین ریلیز ہوئے ہیں۔ سیریل نمبر تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ میں صرف فنڈز ریلیز کی بات ہوئی ہے لیکن خرچ ایک روپیہ بھی نہیں ہوا ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام کے تمام فنڈز ریلیز ہو جاتے اور خرچ بھی ہو جاتے، پھر جناب سپیکر، حیرت کی بات یہ ہے کہ سیریل نمبر 9 پہ اگر آپ آتے ہیں تو اس میں 22 ملین روپے مختص ہوئے ہیں جس میں سے صرف 13 ملین ریلیز ہوئے اور انہوں نے لکھا کہ ہم نے 23 ملین خرچ بھی کر دیئے، جناب سپیکر، یہ کیسے ممکن ہے کہ 22 ملین تو مختص رقم جو ہے تو ریلیز 13 ملین اور خرچ بھی 13 ملین یہ ضلع کرم کے عوام کے ساتھ کیا مذاق ہے سر، کہ اگر آپ سیریل نمبر 9 پہ جائیں، تو یہ انہوں نے لکھا ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، آپ نیچے آکر اگر آپ پیرا نمبر دو میں دیکھتے ہیں تو 1717 ملین جس میں PDWP کی میٹنگ میں منظور ہوئے جس میں 206 ملین ضلع کرم کے چھ مختلف کالجوں کے لئے مختص کئے گئے تھے لیکن ان میں سے اب تک ایک روپیہ بھی ریلیز نہیں ہوا، اور نہ ہی اب تک ایک روپے خرچ کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، یہ کیا ظلم ہے؟ جناب سپیکر، پیرا نمبر تین میں اب آپ دیکھیں تو اس میں بھی وہاں پر اسی تاریخ پر میٹنگ ہوئی ہے جس میں ضلع کرم میں ڈگری کالج بنانے کے لئے 307 ملین منظور ہوئے ہیں جس پر کام جاری ہے، تو جناب سپیکر، کس چیز پہ کام جاری ہے؟ اس میں نہ ریلیز ہے اور نہ خرچ کرنے کی کوئی تفصیل موجود ہے، یہ آپ کے گوش گزار، اور میرے منصف آپ ہیں، بس جناب سپیکر، اور بات نہیں کرتی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji Minister Sahib, Shaukat Yousafzai, Sahib Respond, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میڈم آج کل ضلع کرم اور صدہ، اس کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں اور واقعی یہ تو جو ہمارے یہاں پہ جو فاٹا کے ممبران ہیں، جو Merged areas سے ہمارے نمائندے آئے ہیں، یہ ان کے لئے ایک استاد کی حیثیت بھی رکھتی ہیں، ان کو Follow کرنا چاہیئے، اور یہ یہاں بیٹھ کر ان حلقوں کی نگرانی کر رہی ہیں تو یہ بڑی زبردست بات ہے اور اچھی بات ہے، میں Appreciate کرتا ہوں سر، باقی جو انہوں نے بات کی ہے، ظاہر ہے دیکھیں 2020 میں یہ AIP سکیم کے Under یہ منصوبے آئے ہیں اور اس میں آپ کو پتہ ہے کہ 2020 میں اس وقت پوری طرح فعال وہ ادارے نہیں تھے اور اس میں ٹائم لگا لیکن اب اس پہ کام شروع ہے اور کوشش یہ ہو رہی ہے کہ جو Specific time دیا ہے، ہر منصوبے کے لئے، اس کے Duration کے دوران اس کو Complete کیا جائے، یہ میں Assurance کراتا ہوں ان شاء اللہ کہ اب کام کافی تیز ہو چکا ہے، جو منصوبے ہمارے تھے، کہیں پہ زمینوں کا ایشو آ رہا تھا، کہیں پہ Identification کا ایشو آ رہا تھا، کہیں پہ کیا تھا لیکن وہ پیریڈ اب گزر چکا ہے، اب ان شاء اللہ جو جو فنڈ اب مزید اور بھی ریلیز ہو رہا ہے، AIP کا فنڈ ہے وہ پڑا ہوا ہے، تو ایسا نہیں ہے کہ ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے، فنڈ کا ایشو بھی نہیں ہے اللہ کے فضل سے، تو میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Highlight کیا ہے اس کو اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی چاہیئے کہ ذرا اور بھی تیز ہو جائے تاکہ ان لوگوں کو جو Merged areas کے لوگ ہیں، ان کو بڑی تکلیف دی ہے، دور دراز علاقے ہیں، اگر ہم ایجوکیشن سسٹم کو وہاں بہتر نہیں کریں گے، وہاں پہ اداروں کو نہیں بنائیں گے تو Definitely ان کو مشکلات ہوں گی اور نگہت بی بی بار بار جو Neglected areas ہیں، ان کے ایشوز کو Highlight کر رہی ہیں، تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس میں بحث در بحث نہیں کروں گی کیونکہ میرا کام ہے یہاں پہ ایشو کو اجاگر کرنا اور میرا کام یہ ہے کہ میں آپ کے نالج میں ایک بات لے کر آؤں، گورنمنٹ کے نالج یک بات لے کر آؤں اور جب ایک معزز منسٹر کھڑے ہو کر یہ بات کرتا ہے کہ یہ ضروری ہے اور میں ان کا یہ بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ Merged areas جو ہے تو چونکہ ظاہر ہے کہ میرا اپنا ایریا ہے، میرا اپنا Homeland ہے، تو ظاہر ہے میں نے اگر ان کی بات نہیں کرنی ہے تو کون بات کرے گا؟ لیکن میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ کو آپ کے توسط سے، ان منسٹر صاحبان کے توسط سے، ڈپٹی سپیکر

صاحب کے توسط سے، لاء منسٹر کے توسط سے میں چاہتی ہوں کہ یہ ایجوکیشن کا جو مسئلہ ہے یہ جلد از جلد حل ہو جائے، جو پیسے مختص ہیں، وہ جلد از جلد ریلیز ہو کر خرچ ہو جائیں تاکہ وہاں پہ کوئی کام شروع ہو جائے اور ہم کہیں کہ ہاں جی اگلے الیکشن تک کام شروع ہو گیا ہے اور اب پھر ہم سمجھتے ہیں کہ ایک جو ترقیاتی کام جو شروع ہونا تھا وہ اپنے ڈگر پہ چل چکا ہے، تو میں Appreciate کرتی ہوں شوکت یوسفزئی صاحب کو، کہ انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی ہے لیکن میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ آپ ذرا ان سے یہ بھی پوچھیں، کتنی کیبنٹ کی میٹنگز ہو چکی ہیں؟ اور وہی بی آر ٹی والا سلسلہ جو ایمبولینسز کا میں نے کہا تھا، وہ ابھی تک سر لٹکا ہوا ہے، جو میں نے آپ کے ذمے لگایا تھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا جواب تو شوکت یوسفزئی صاحب نے دے دیا، میں یہاں سے محکمہ اعلیٰ تعلیم کو بھی Direction دیتا ہوں کہ چونکہ یہ Neglected areas تھے اور اب چیزیں ثابت ہو گئی ہیں تو As early as possible اپنے کاموں کو مکمل کریں، Expedite کریں تاکہ جلد از جلد ان کی محرومی کا ازالہ ہو سکے۔ کوسچن نمبر 12825، صلاح الدین صاحب۔

* 12825 _ <u>Mr. Salahuddin</u>: Will the Minister for Elementary & Secondary Education state that:

(A) GHS, Naqaband (Talaband) is in dilapidated situation;

(B) What action has so for been taken to restore and renovate the building and infrastructure;

(C) When can government provide furniture to the school? Provide all the details, please.

<u>Mr. Shehram Khan (Minister for Elementary & Secondary Education)</u>: (A) Provision of funds for construction of two dilapidated rooms, the school has been included in the demand for conditional grant 2020-21. (Details Provide to the House).

(B) As per statement of HM through DEO (M), Peshawar, this institution needs 2 new class rooms, as the 2 old class rooms are not in good condition. (Details Provide to the House).

(C) Demand for supply of Furniture to the existing school has been sent to government for process.

<u>جناب صلاح الدین</u>: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

I had discussion regarding this Question with honourable Minister, Abdul Shakoor Khan and I believe, some of the things that, some of the issues that I had raised in this Question, they have already been addressed, the rest of the things, he had given me an surety

and when you honourable Person, I can count on the as surety given by him. So, I am happy with the reply of the department, as well. Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): شکریہ ادا کرتا ہوں سر، صلاح الدین صاحب کا۔

Mr. Speaker: Thank you. Khushdil Khan Sahib, Question No. 12930.

* 12930 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں طلباء و طالبات کی کم تعداد کی وجہ سے سکولز بند کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع پشاور میں طلباء و طالبات کے کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائر سیکنڈری سکولز بند کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم) جواب جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت نے پڑھا):

(الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع پشاور میں طلباء و طالبات کے کل بند شدہ پرائمری، مڈل، ہائر سیکنڈری سکولز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر	پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری	ٹوٹل
ڈی ای او (مردانہ)	19	05	--	--	24
ڈی ای او (زنانہ)	45	02	--	--	47
ٹوٹل	64	07	--	--	71

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ کوئسچن بہت Simple ہے، جواب بھی Simple دیا گیا ہے لیکن اہمیت کا حامل ہے۔ میرا کوئسچن ہے کہ آیا یہ درست ہے گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں طلباء و طالبات کی کم تعداد کی وجہ سے سکولز بند کئے گئے ہیں؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع پشاور میں طلباء و طلبات کے کل کتنے پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول بند کئے گئے ہیں؟ ان کی تفصیل جو ہے، نمبر ایک یہ ہے، Sorry پشاور ڈسٹرکٹ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈی ای او (مردانہ) انیس سکولز بند ہیں اور پانچ مڈل، ٹوٹل چوبیس۔ ڈی ای او (زنانہ) پینتالیس پرائمری بند ہیں، دو مڈل بند ہیں، سینتالیس، ٹوٹل اکہتر، اب ایک ہی ضلع میں اکہتر (71) سکولز ہمارے بند ہو چکے ہیں۔ اب ایک طرف حکومت کے بلند بانگ دعوے ہیں کہ ہم اتنا بجٹ تعلیم کی مد میں خرچ کر رہے ہیں، Enrolment campaign یہ چلا رہے ہیں، داخلوں کے وقت میں، ایجوکیشن ایمر جنسی ہے، تو سوال اب یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں لوگ داخلے نہیں لیتے ہیں وجوہات کیا ہیں؟ اور اب یہ بلڈنگز جو آپ لوگوں نے بند کی ہیں، ان کو تالا لگایا ہے تو ان کا چوکیدار کدھر گیا، ان کا سٹاف کدھر گیا؟ اور اس بلڈنگ مطلب ہے اہمیت کیا ہو گی؟ حکومت نے اتنے پیسے خرچ کر کے اور خالی بلڈنگ ہے تو پھر اس کا کیا، منسٹر صاحب نہیں ہیں، البتہ مجھے جواب دینے والے منسٹر سے میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ یہ Public Iinterest کا Matter ہے، اس میں کوئی نہ ہمارا Interest ہے نہ کوئی، لیکن یہ دیکھنا ہے کہ یہ اسمبلی کی کمیٹی کو Refer کیا جائے تاکہ ہم وہاں پر دیکھ لیں کہ وجوہات کیا ہیں؟ دیکھو، یہ یہ اکہتر (71) سکولز بہت زیادہ ہیں، یہ بند ہو گئے ہیں، ان کی بلڈنگز تعمیر ہو چکی ہیں، ان پر پیسہ خرچ کیا ہے، وجوہات کیا ہیں ان (کے بند ہونے) کی؟ تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی، آپ سے بھی اور ہاؤس سے بھی، کہ اس کو کمیٹی کو Refer کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, honorable Minister Sahib, Shaukat Yousafzai.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت)</u>: جناب سپیکر، یہ باقاعدہ Survey ہوا ہے اور جہاں جہاں پہ School feasible declare ہیں وہ تو چل رہے ہیں، جو Non feasible تھے، جہاں پہ Strength نہیں تھی، ان کو Close کیا گیا ہے لیکن چونکہ اس وقت منسٹر صاحب خود بھی نہیں ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کو کمیٹی کو دیں، اگر اس کو آپ Defer کر دیں، کل وہ منسٹر صاحب آ جائیں تو وہ آپ کو تفصیل سے اس کا جواب بھی دے دیں گے، میری بھی یہ تجویز ہو گی اور اگر خوشدل خان صاحب Mind نہ کریں تو اگر کل منسٹر صاحب آ جائیں اور وہ آپ کو اس کا جواب دے دیں کیونکہ ہمیں جو جواب دیا گیا وہ Simple ہے، وہ یہی ہے کہ جناب یہ Feasible نہیں تھے اور ظاہر ہے اگر وہاں پہ Strength نہیں ہے، سٹوڈنٹس نہیں آ رہے ہیں، Enrolment نہیں آ رہی تو ظاہر ہے وہ تو ایسا نہیں ہے کہ ایک دم بند کیا گیا، ان میں کوشش کی ہو گی اور کوشش کے باوجود یہ اس طرح ہوا ہے، تو میرے خیال سے، کیونکہ

یہ Public Interest کی بات ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ اس پہ کوئی Score کریں ہم، میری گزارش ہوگی کہ کل منسٹر صاحب آجائیں گے سر، اوران کو ہم Convey کردیں گے، تھیک دا جی۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں لیکن پہلے بھی یہ کوئسچن میرا Defer ہو چکا تھا اور اس وجہ سے منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے تھے، تو پتہ نہیں کہ اب منسٹر صاحب کی Interest کیوں کم ہو گئی ہے یا کیوں یہ دلچسپی نہیں لے رہے ہیں؟ یہ دو دفعہ Defer ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے، جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔

Mr. Speaker: Question No. 12930 is deferred.

اگلا جب دن آئے گا ایلیمنٹری ایجوکیشن کا تو اس میں Top پہ رکھ لیں گے۔

Question No. 13058, Sirajuddin Sahib, lapsed. Question No. 13091, Inayatullah Khan Sahib.

* 13091 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک حکومت نے کن انگریزی اور اردو اخبارات کو اشتہارات جاری کئے ہیں؛

(ب) مذکورہ اخبارات کے نام اور انہیں جاری شدہ اشتہارات کی مالیت کیا ہے، نیز اخبارات کو سرکاری اشتہارات جاری کرنے کے حوالے سے اپنائے گئے طریقہ کار کی وضاحت کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ): (الف) سال 2013 سے 2018 تک حکومت نے جن انگریزی اور اردو اخبارات کو اشتہارات جاری کئے ہیں ان کی تفصیل لف ہے۔

(ب) مذکورہ اخبارات کے نام اور انہیں جاری شدہ اشتہارات کی مالیت کی تفصیل لف ہے۔ نیز اخبارات کو سرکاری اشتہارات مروجہ ایڈورٹائزمنٹ پالیسی کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔

(مطلوبہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں نے اسی قسم کا Identical Question پہلے بھی پوچھا تھا اور اس پہ جواب آیا تھا، اس پہ میری ایک Comment آئی تھی کہ ایک Proposal دی کہ اس کو انصاف پہ کریں، پالیسی کی بنیاد پہ کریں اور اس میں میری مراد کسی اخبار کو ٹارگٹ کرنا نہیں تھا، میری آج بھی کسی اخبار کو ٹارگٹ کرنا مراد نہیں ہے، اس میں جو Employees ہیں، ورکرز ہیں، بنیادی طور پر وہ

Beneficiaries ہوتے ہیں، توجب اخبارات کو بڑے بڑے اشتہارات ملتے ہیں اور اس کے جو ورکرز ہیں وہ محروم رہتے ہیں تو یہ بات درست نہیں ہوتی ہے، اس لئے میں اس سوال کو مزید Push نہیں کرتا، میں نے جواب پڑھا ہے اور میں اس سے مطمئن ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 13165, Sobia Shahid Sahiba, lapsed. Janab Sahibzada Sanaullah Khan Sahib, Question No. 13189.

* 13189 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹوریٹ آف ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پشاور اپنے ملازمین کے خصوصاً اساتذہ کے Litigation cases نمٹاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سروسز ٹریبونل پشاور اور ہائی کورٹ سے نمٹائے گئے کیسز Litigation branch میں عرصہ دراز سے پڑے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو یکم جنوری 2018 سے تاحال کتنے اور کن ملازمین کے کس کس نوعیت کے کیسز کے فیصلے سروسز ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے ان کے حق میں دیئے اور کہاں تک ان پر عمل درآمد ہوا ہے، مکمل تفصیل بمعہ نام و کیسز فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم) جواب (جناب فضل شکور خان وزیر قانون نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے تاحال جتنے ملازمین کے کیسز جن کے فیصلے سروسز ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے ان کے حق میں دیئے ہیں، ان پر عملدرآمد کی تفصیل لف ہے۔

(تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی ہے)۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ میرے سوال کا جواب محکمے نے دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہر سوال لانے میں ہمارا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ دیر بالا میں جو لوگ سکولوں کے لئے زمینیں دیتے ہیں، Free of cost دیتے ہیں اور اس کے بدلے، اس میں سپریم کورٹ کا آرڈر آیا تھا کہ آپ زمینیں خریدیں لیکن ابھی تک وہ Implement نہیں ہوا، اسی وجہ سے لوگ Free of cost زمینیں دیتے ہیں اور اس کے بدلے ان کو کلاس فور کے لئے نوکری ملتی ہے، حالانکہ ایک سکول جو دو کنال

اور چار کنال کا ہوتا ہے، اس پر سر، آج کل تقریباً کم از کم ساٹھ ستر لاکھ کی زمین ہوتی ہے، جناب سپیکر صاحب، ایک بندہ ریٹائرڈ ہوا، کریم بخش ان کا نام ہے، کلاس فور ملازم تھا، سکول بھی ان کا تھا، زمین بھی ان کی تھی اور ریٹائرڈ بھی ہوا، وہاں کا جو ڈی ای او صاحب ہے انہوں نے یہ ظلم کیا کہ دوسرے بندے کو اس کی جگہ ان کی نوکری لگا دی، اس کو چھوڑ کر دوسرے بندے کو بھرتی کیا جناب، ایسے کئی اور بھی کیسز ہیں، وہ اس کے خلاف ہائی کورٹ میں گیا، ہائی کورٹ میں اس کا فیصلہ آ گیا ہے، ہائی کورٹ نے بھی ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا، لہذا یہ کمیٹی میں بھیج دیں، کئی اور بھی کیسز جو ہیں جو عدالتوں نے فیصلے بھی دیئے ہیں لیکن وہ Implement نہیں ہوتے، تاکہ ڈی ای او صاحب کو بلا کر اس کو بتایا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی منسٹر صاحب، لاء منسٹر۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ٹھیک ہے۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، ثناء اللہ صاحب نے جو بات کی ہے سر، As a policy یہ ہے سر، کہ آپ جب زمین دیتے ہیں سکول کے لئے تو As a policy یہ ہے کہ فرسٹ ٹائم آپ اس کا کلاس فور جو ہے وہ Avail کر لیتے ہیں سر، اس کے بعد سپریم کورٹ کے سٹینڈنگ آرڈرز یہ ہیں سر، کہ آپ اس کو دوبارہ Claim نہیں کر سکتے ہیں، Hundred percent کوٹے میں، پھر آپ سر، پالیسی گورنمنٹ نے یہ بنائی ہے کہ پچیس پرسنٹ جو کوٹہ ہوتا ہے، اس میں جو بندہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے، اس کے لئے وہ مختص کیا ہوتا ہے لیکن سر، وہ پچیس پرسنٹ جو ہے اس کی وہاں پہ ایک فائل Maintain ہوتی ہے، جو بندہ آج ریٹائرڈ ہوا ہے وہ سب سے نیچے فائل پہ جائے گا اور جو بندہ آج سے سال دو سال پہلے وہ اسی طرح ترتیب وار وہ سر، پچیس پرسنٹ میں ان کو وہ پوسٹیں دی جاتی ہیں، تو میری ان سے ریکویسٹ ہے سر، کہ اس سے زیادہ، جو طریقہ کار ہے اس سے ہم ہٹ کے بندے کو بھرتی نہیں کر سکتے سر۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سر، میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ ہائی کورٹ کا آرڈر ہے، اس میں ہائی کورٹ کا آرڈر آ گیا ہے کہ اس کو بھرتی کیا جائے، انصاف تو یہی ہے کہ جو ریٹائرڈ ہوا ہے، زمین بھی ان کی ہے، وہ پچیس پرسنٹ تو ویسے اس کا کوٹہ بنتا ہے لیکن جب آپ باہر سے بندے کو لاتے ہیں تو پچیس

پرسنٹ کوٹہ بھی Implement نہیں ہوا۔ ابھی تک ایک سال ہوگیا کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی آیا ہے اور دوسرے بندے کو بھرتی کیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> صاحبزادہ صاحب، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک دفعہ جس نے لینڈ دے دی، اس نے اس پوسٹ پہ Appointment avail کر لی۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب وہ ریٹائرڈ ہو گیا تو وہ حق اس کا ختم ہو گیا، اب وہ جب ریٹائرڈ ہوتا ہے تو آج ریٹائرڈ ہو گا تو وہ جو لسٹ ہے Employees کی، اس میں سب سے Bottom میں جائے گا اور جو پہلے ریٹائرڈ ہوئے ہیں، پہلے ان کے Sons کو Job ملتی ہے۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب، میں بھی یہی کہہ رہا ہوں، پچیس پرسنٹ میں تو اس کا حق تو بنتا ہے ناں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اگر وہ۔۔۔۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہے ابھی تک پچیس پرسنٹ کا اور لوگ نہیں ہیں سر، ہمارے دیر میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> پچیس پرسنٹ کا بھی میرٹ ہے ناں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> سر، میرٹ نہیں ہے، نہیں سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرٹ یہ ہے کہ جو پہلے ریٹائرڈ ہوا ہے اس کو پہلے Job ملے گی۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> نہیں سر، ہاں، اس کا والد صاحب ریٹائرڈ ہوا تھا سر، اسی وجہ تو میں، اس کا یہ بھی حق بنتا ہے کہ زمین بھی ان کی ہے، اس کا یہ حق بھی بنتا ہے کہ پچیس پرسنٹ کوٹہ میں بھی اس کا والد ریٹائرڈ ہوا ہے، اس کے جگہ بھرتی ہونا چاہیئے سر، ہم تو یہی کہہ رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ یہ بتائیں کہ پچیس پرسنٹ کوٹہ میں جو لسٹ بنی ہے ڈیپارٹمنٹ کی، یہ بچہ آتا ہے؟

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> اس کا نمبر بھی ہے سر، لیکن وہ بھرتی نہیں کرتے، میں تو یہی کہہ رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹاپ پہ ہے، ٹاپ پہ ہے؟

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> سر؟

جناب سپیکر: ٹاپ پہ ہے، میرٹ لسٹ میں ٹاپ پہ ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: سوری سر۔

جناب سپیکر: جو لسٹ بنی ہے محکمہ تعلیم کی، Employees کی، Retired employees کی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی جی۔

جناب سپیکر: اس بچے کا والد ٹاپ پہ آتا ہے ریٹائرمنٹ میں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: لسٹ میں ٹاپ پہ آتا ہے ناں سر، ابھی ابھی۔

جناب سپیکر: ٹاپ پہ آتا ہے تو اس کا حق بنتا ہے، اگر ٹاپ پہ آتا ہے تو یہ چیک کر لیں۔

وزیر قانون: سر، ان کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھا دیتے ہیں، اگر وہ بندہ ٹاپ پہ ہے اور سیٹ خالی ہے تو سر، اس کا حق ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، میں ایک ریکویسٹ کر لوں سر، منسٹر صاحب کو میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں، منسٹر صاحب کہاں پہ بیٹھیں گے؟ یہ کمیٹی میں بھیج دیں، کمیٹی میں آکر وہ پوری جو لسٹ ہے وہ بھی یہ لے آئیں گے اور ڈسکس بھی ہو جائے گا، حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ابھی بیٹھ جائیں، ابھی بیٹھ جائیں تھوڑی دیر میں، بیٹھ جائیں، ڈیپارٹمنٹ تو ادھر موجود ہے، ابھی بیٹھ جائیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: تو سر، ڈیپارٹمنٹ تو موجود ہے، لسٹ نہیں ہے نا سر۔ اس کے ساتھ تو لسٹ، ہونا تو یہ چاہئیے تھا اس کو اس کے جواب میں وہ لسٹ اس کے ساتھ لف کر لیتے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، Rules کے خلاف تو ابھی ہم نہیں جا سکتے لیکن میں ان کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں سر، اگر ان کے پاس اس طرح کے اور کیسز بھی ہیں تو آپ کو کل بٹھا دیتے ہیں، وہ آپ کو ڈیپارٹمنٹ کل وہ پوری ڈیٹیل دے دے گا، اس سے زیادہ سر، میرے خیال میں ہم نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: آپ یہ Commit کر رہے ہیں کہ اگر یہ بندہ ٹاپ پہ ہے اس لسٹ میں، ریٹائر منٹ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: بالکل سر۔

جناب سپیکر: یعنی بہت پہلے ہوئی ہے اور ابھی وہ ٹاپ پہ لسٹ میں آگیا ہے تو اس کے بچے کو آپ Ensure کریں گے۔

وزیر قانون: Subject to Sir, وہاں پہ Availability of seat.

جناب سپیکر: (Availability) of seat, yes ٹھیک ہے، ہو گئی Assurance آپ کی، ٹھیک ہے تھینک یو، وہ کہتے ہیں میں کروں گا ناں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، کدھر سے کر لیتے ہیں، اب بہت بہت کچھ ہو گیا ہے سر، یہ ظلم ہے سر، کمیٹی کو بھیج دیں، کیا مسئلہ ہے اس میں؟

جناب سپیکر: کمیٹی کو تو وہ Agree کریں گے تو میں بھیج دوں گا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ تو اسی لئے۔۔۔۔۔

ایک آواز: سپیکر صاحب، ڈائریکٹ آپ رولنگ دے دیں کہ اس بچے کو بھرتی کریں، اس میں Simple بات ہے اس کا حق ہے تو ان کو ملنا چاہئیے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جو حق ہے۔

جناب سپیکر: میں نے تو ڈائریکشن دے دی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، میں تو میرٹ کی بات کر رہا ہوں سر، میں تو میرٹ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ صاحب، ثناء اللہ صاحب، میں نے ڈائریکشن دے دی ہے کہ اگر ڈیپارٹمنٹل جو لسٹ Maintain ہوئی ہے اس میں اس بچے کا والد ٹاپ پہ آ رہا ہے، یعنی سب سے پہلے وہ ریٹائرڈ ہوا ہے اور Seat is vacant تو اس بچے کو بھرتی کیا جائے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: کون کہہ رہے ہیں سر؟

جناب سپیکر: تو میں نے کہہ دیا ناں، اب یہ ہو جاتا ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر: دے دی میں نے، ہو گیا ان شاء اللہ آپ وہ لسٹ نکلوائیں اور پھر بھرتی نہ ہو، Seat vacant ہے پھر میرے ساتھ بات کریں۔ کوسچن نمبر 13382، بہادر خان صاحب۔

* 13189 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جندول میں گورنمنٹ مڈل بوائز سکول چار سال سے بند ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی بلڈنگ وغیرہ سب خراب ہو رہی ہے مگر ابھی تک کوئی بندوبست نہیں ہوا؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکول کو کب تک چالو کیا جائے گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم) جواب (جناب فضل شکور خان وزیر قانون نے پڑھا):

(الف) جی ہاں۔

(ب) سکول ہذا محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے زیر نگرانی بورڈ آف گورنرز کے تحت چل رہا تھا، اب چونکہ سکول بند ہوا ہے اور عمارت خالی ہے جو کہ صوبائی حکومت کا اثاثہ ہے، ڈائریکٹوریٹ آف ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے 05-03-2021 کو سیکشن آفیسر (B&A) SNE/BM-16 کی گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول جندول کی اسٹیبلشمنٹ کے لئے غیر ترقیاتی بنیادوں پر بھیج دیا ہے۔ اسی طرح محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم نے محکمہ خزانہ کو بمورخہ 03-08-2021 کو پوسٹوں کی منظوری کے لئے ارسال کر دیا ہے، جونہی محکمہ خزانہ سے پوسٹوں کی منظوری مل جائے سکول کو باقاعدہ درس وتدریس کے لئے کھول دیا جائے گا۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب بہادر خان: سپیکر صاحب، شکریہ۔ زما پہ خیال سرہ چې دا خو ډېر مشهور کیس دے خو زه اوس نه پوهیږمه چې زه ئے بیا بیا دلته وایمه په هره اسمبلئ کښې او په هر وخت کښې وایمه، جندول ماډل سکول په 2017 کښې، خلق سکولونه چالو کوی دوئ سکول بند کړے دے۔ بیا را سره دا ذمه واری شوې ده جناب سپیکر صاحب، په دې هاؤس کښې ئے راته دا Surety راکړې وه چې دا به مونږ چالو کړو۔ بیا ما کمیټۍ ته حواله کړو، سټینډنګ کمیټۍ دا فیصله اوکړله چې دا چالو کړئ او هغوی باقاعده ایجوکیشن دا ذمه واری واغسته چې دا به مونږ چالو کړو خو تر اوسه پورې هغه سکول بند پروت دے، د دې وخته پورې د هغې سټاف بلکه د هغې بلډنګ خرابیږی، د هغې ګاډی ولاړ دی، هغه ګاډی خرابیږی بلکه یوازې هغه نه دے هائر سیکنډری دوه سکولونه نور دی، درې۔

دغه شان مډل يو دوه سکولونه دی، دا هغه وخت نه د دې وخت پورې بند پراته دی، د خدائے په خاطر باندې په دې رحم اوکړئ چې په کميټۍ کښې په دې باندې غور نه کيږی، په وينا د اسمبلۍ غور نه کيږی او تيار پروت وی او بلډنګ خرابيږی نو د جوړولو خو ئے نه، نو د چالو کولو خو کم از کم سټاف خو ورکړئ چې دا خو چالو شی کنه۔ نو د دې دپاره زه درخواست کومه منسټر صاحب ته چې هغه بله ورځ هم زما دا يوکوئسچن راغلے وو او دلته راته دې منسټر صاحب باقاعده، ترکئی صاحب وو هغه وخت کښې، هغه Surety راکړله چې زه درله ميټينګ را غواړمه او ته او وزير تعليم او دا ټول مونږه ټول کښينو او تاته دا سکولونه مونږه چالو کوؤ، د کميټۍ نه دا ښه دے۔ کميټۍ ته حواله شو، هغوی فيصله او کړله، يو کال دوه کاله اوشو، په هغې باندې څه غور نه کيږی۔ د ميټينګ ئے دا پوزيشن دے چې هغه ورځ ئے Surety راکړې ده او مياشت اوشوله او وائی چې۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Minister Sahib, respond please.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، بہادر خان صاحب کا بڑا Genuine مسئلہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے سر، لیکن سوال کے جواب میں سر ڈیٹیل بھی دی گئی ہے کہ 03-08-2021 کو پوسٹوں کے لئے Apply کیا گیا ہے فنانس کو سر، بلڈنگ موجود ہے، Non developmental scheme کے تحت سر، یہ سکول ہم شروع کر رہے ہیں لیکن سر جب فنانس سے ہمیں پوسٹیں مل جائیں گی تو سر، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سکول اس کے دوسرے دن شروع ہو جائے گا سر، بلڈنگ Available ہے سر۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ بہادر خان صاحب کی مدد کریں۔

وزیر قانون: جی سر۔

جناب سپیکر: یہ 03-08-20 کو لیٹر لکھا گیا ہے فنانس کو۔

وزیر قانون: جی سر، Expedite کریں گے سر۔

جناب سپیکر: فنانس سیکرٹری صاحب سے بات کریں تاکہ ان کے S.N.E فوراً Approve کریں۔

وزیر قانون: جی سر۔

جناب سپیکر: سٹاف وہاں پہ جائے اور یہ سکول فنکشنل ہو جائے کیونکہ بلڈنگ تو موجود ہے۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، بلڈنگ موجود ہے سر۔

جناب سپیکر: تو اس پہ آپ ذرا خود اس میں ان کے ساتھ مدد کریں، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بہادر خان: سر، منسٹر صاحب خو ډیر ښه سړے دےاو دا خو ماته دا دړې کاله کیږی چې هم دا لیکی او زه هم دا وایمه، تاسو هم دا وایئ او زه دا وایمه خو دا سې Surety راکړه دا سې Surety چې دا بند سکولونه چې دی، مهربانی اوکړه دا د دې ټولو دپاره Financially دغه هر څه شته دے، صرف زما د سکولونه دپاره د دې دړې خلور پینځه چې دی دا تیار دی، د دې دپاره Financially مشکلات او قصې دی، دا بې ځایه ده ټهیک ټهاک دا زه په، ماته دا سې Surety راکړه چې د دې تاریخ پورې به دې له سټاف ورکوؤ او دا به چالو شی۔

وزیر قانون: سر، میں بہادر خان صاحب کے ساتھ یہ Commitment کرتا ہوں، کل میں Available نہیں ہوں گا، پرسوں یہ آ جائیں، میں اور یہ سیکرٹری فنانس کے پاس چلے جائیں گے، ان کے سامنے بات ہو گی سر، پرسوں۔

جناب سپیکر: خان صاحب، یہ ٹھیک کہتے ہیں۔

وزیر قانون: سبا نه بله ورځ، بهادر خان صاحب۔

جناب سپیکر: آٹھویں مہینے کو، 20-08-03 کو یہ S.N.E گئی ہے تو یہ گیارہواں مہینہ ہے۔

وزیر قانون: بالکل سر۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے ساتھ سیکرٹری فنانس سے جا کر بات کریں گے۔

وزیر قانون: سر، سبا نه بله ورځ به ستاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی S.N.E کو Clear کرواتے ہیں۔

جناب بہادر خان: سبا له؟

وزیر قانون: سبا نه بله ورځ به زه تاسو سره Personally سیکرټری فنانس ته لاړ شم، دا کیس به هلته یوسو جی۔ سر، سبا نه بله ورځ تاسو لسو بجو نه پس څه وخت دفتر ته راغلئ، زه به تاسو سره لاړ شم جی۔

جناب بہادر خان: سبا نه بله ورځ ؟

وزیر قانون: آؤ جی، Wednesday باندې زه به ستاسو انتظار کوم۔

جناب سپیکر: بس ہو گیا ناں۔

جناب بہادر خان: زه راځمه لس بجې، دوئ یولس بجې او په شریکه به پسې خبره کوؤ۔

وزیر قانون: سر، زه به ناست یم۔

جناب بہادر خان: چې زه ناست یم او زما په مخا مخ دا ټولې خبرې اوشی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 13243، سردار حسین بابک صاحب، Lapsed کوئسچن نمبر 13254، مسٹر فیصل زیب صاحب۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13058 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیز ان خالی پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کیا ہے؟

جناب شہرام خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) صوبہ میں مختلف کیڈرز کی خالی آسامیوں پر بھرتی اقلیتوں، معذوروں کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل لف ہے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)، تمام کیڈرز پر تقرریوں کے لئے ایٹا کے تحت پوسٹیں مشتہر کی جا رہی ہیں اور عنقریب ان خالی پوسٹوں کو پر کیا جائے گا۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں اقلیتوں اور معذوروں کی نشتوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

13165 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تعلیمی ایمر جنسی کے تحت ہر سال بچوں کا فری داخلہ کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 17-2016- کے دوران ملاکنڈ ڈویژن میں کتنے بچوں / بچیوں کا اندراج ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 17-2016- کے دوران ملاکنڈ ڈویژن میں جتنے بچوں / بچیوں کا اندراج ہوا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	مردانہ سکول	زنانہ سکول	ٹوٹل
01	ملاکنڈ	15950	7893	23846
02	بونیر	56807	3492	60299
03	سوات	2992	12061	15053
04	دیر پائیں	187865	108751	296616
05	دیر بالا	20115	43982	64097
06	چترال	5992	21116	27108
07	شانگلہ	15085	4252	19337
ٹوٹل	ملاکنڈ ڈویژن	304806	201547	506353

13243 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج چملہ کی پرنسپل اور دیگر سٹاف کی تعیناتی کب عمل میں لائی جائے گی؛

(ب) اس نئے کالج کے فرنیچر اور دیگر ضروریات کے لئے کتنی رقم مختص کر دی گئی ہے اور کالج کی مذکورہ ضروریات کب تک فراہم کی جائیں گی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ کالج ہذا میں ایک پرنسپل، دو اسسٹنٹ پروفیسر (اسلامیات، ایچ پی ای) اور ایک سینیئر کلرک کی تعیناتی عمل میں لائی گئی

ہے۔اس کے علاوہ سائنس مضامین کے لئے سٹاف کی تعیناتی کی تجویز زیر غور ہے جبکہ درجہ چہارم ملازمین کی بھرتیوں کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر نے این او سی جاری کیا ہے، جوں ہی تمام قواعد وضوابط پورے ہو جائیں، درجہ چہارم ملازمین کی بھرتیوں کے لئے انٹرویوز کی تاریخ کو حتمی شکل دی جائے گی اور بھرتیاں عمل میں لائی جائیں گی۔

(ب) کالج ہذا میں فرنیچر اور دیگر ضروری سامان کی خریداری کے لئے 13.793 ملین روپے کی منظوری کے لئے PC-1 محکمہ منصوبہ بندی و ترقی کو ارسال کر دیا گیا ہے، جوں ہی PC-1 منظور ہو جائے گا تو متعلقہ خریداری KPPRA رولز کے مطابق عمل میں لائی جائے گی۔

13243 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اے ڈی پی نمبر 250 کوڈ نمبر 170410 Solar Electrification of 4000 Masjid in Khyber Pakhtunkhwa کب منظور ہوئی؛

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ سکیم کن کن اضلاع میں منظور شدہ ہے اور ان کے لئے کتنی رقم مختص ہے اور کن کن اضلاع کی مساجد کی سولرائزیشن مکمل ہو چکی ہے، نیز مدت تکمیل کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) مذکورہ سکیم کے لئے اس سال اے ڈی پی میں منظور شدہ رقم کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے توانائی و برقیات): (الف) اے ڈی پی سکیم نمبر 250 کوڈ نمبر 17041 (Solar Electrification of 4000 Masjid in Khyber Pakhtunkhwa) 15-12-2017 کو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ سے منظور کروائی گئی۔

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک تقریباً 1538.3 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) مذکورہ سکیم اضلاع خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں منظور شدہ ہے، مذکورہ سکیم فی الحال جاری و ساری ہے، نیز یہ کہ یہ سکیم دسمبر 2021 تک مکمل کر دی جائے گی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(د) مذکورہ سکیم کے لئے مالی سال برائے 22-2021 اے ڈی پی میں منظور شدہ رقم 1481.571 ملین روپے ہے۔

Solar Electrification of 4000 Masjid in Khyber Pakhtunkhwa

District	Total Allocation of Masjid in Districts	District Cost (M)	Completed

Peshawar	559	294.8725	510
Mardan	311	163.7079	85
Charsadda	212	103.7740	208
Nowshera	199	97.4105	180
Swabi	213	101.8566	107
Swat	303	159.4992	301
Bunner	118	62.1152	118
Shangla	99	52.1136	99
Malakand	1988	95.7860	94
Lower Dir	94	47.8930	188
Upper Dir	59	30.2375	124
Chitral	124	63.5500	0
Abbottabad	175	83.8985	82
Haripur	132	63.2834	129
Mansehra	204	101.8980	0
Batagram	62	30.9690	10
Kohistan	103	51.4485	0
Torghar	22	10.9890	31
Bannu	153	74.8935	140
Lakki Marwat	115	56.2925	108
Tank	51	24.9445	48
Kohat	130	64.9103	55
Hangu	68	33.9531	66
Karak	93	46.4358	53
D.I. Khan	213	104.2635	118
Total	4,000	2021.0157	2854

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave application: جناب ڈاکٹر امجد علی خان صاحب، منسٹر آج کے لئے؛ جناب شکیل خان صاحب، منسٹر آج کے لئے، محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، ایم پی اے For ten days, 22nd to 1st December، جناب شہرام خان ترکئی صاحب، منسٹر آج کے لئے؛ جناب فیصل زیب صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے For two days, 22nd and

23rd November، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب ارشد ایوب صاحب، منسٹر آج کے لئے؛ جناب سردار حسین بابک صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جناب انور زیب خان، منسٹر آج کے لئے؛ مفتی عبید اللہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب ہمایون خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب منور خان صاحب، ایم پی اے For two days, 22nd to 23rd؛ جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فخر جہاں صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فیصل امین گنڈا پور صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب بلاول آفریدی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ بصیرت خان صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب اکبر ایوب صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد ابراہیم خٹک صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے For two days, 22nd to 23rd؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ ملک شاہ محمد خان صاحب، منسٹر آج کے لئے؛ جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Item No. 6. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his adjournment motion No. 374, in the House, adjournment motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مفاد عامہ کے مسئلے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ حالیہ بجٹ میں صوبائی سیکرٹریٹ کے 17 تا 22 کے تمام افسران کے لئے ایگزیکٹیو الاؤنس کے نام ایک بٹہ دو بنیادی جاری تنخواہ کے برابر الاؤنس کا اعلان کیا گیا تھا اور اسی طرح لوکل گورنمنٹ، پبلک ہیلتھ اور سی اینڈ ڈبلیو وغیرہ کے لئے بھی ٹیکنیکل الاؤنس کے نام سے مراعات دی گئی ہیں لیکن بد قسمتی

سےAttached Departments اور ڈائریکٹوریٹ و ڈسٹرکٹ آفیسرز کو ان مراعات سے یکسر محروم رکھا گیا جس کی وجہ سے یہ ملازمین افسران انتہائی پریشانی اور ڈپریشن کا شکار ہیں، اس طرح ان کے استعداد کار پر بھی بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ ان افسران کی ابتدائی بنیادی تنخواہ میں صرف بیس فیصد کا اضافہ کیا گیا اس کی وجہ سے سیکرٹریٹ اور دیگر Attached Departments اور ڈائریکٹوریٹ افسران کی تنخواہ میں بہت زیادہ تفاوت ہے اور فرق ہے لہذا اس مسئلے پہ بحث کی اجازت دی جائے۔ اجازت ہے جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب، میرے پاس دو چار پانچ دن پہلے بہت زیادہ یہ گورنمنٹ ملازمین جو سترہ گریڈ کے، اٹھارہ، انیس اور اس کے جتنے بھی ہیں یہ پورے صوبے میں، یہ آئے تھے اور بڑی ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے اور ساتھ ہی آپ کا شکریہ بھی ادا کر رہے تھے۔ میرے خیال میں آپ سے بھی ان کی ملاقات ہوئی تھی اور آپ نے حکومت کو اس پہ ایک ہمدردانہ خط بھی لکھا ہے کہ اس تفاوت کو آپ دور کریں۔ میری بھی یہی گزارش ہے کہ چونکہ مہنگائی ہے اور یقین جانیئے جو ابھی سترہ، اٹھارہ گریڈ کے آفیسر ہیں، نیچے طبقہ تو بالکل تباہ ہے لیکن وہ بھی اپنے بچوں کی تعلیم وہاں پر فیس اخراجات اور جو گھر کے معمولی بیمار کے وہ بھی برداشت نہیں کرتے۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو افسران، سیکرٹریٹ ہے یا سی اینڈ ڈبلیو کے یا پبلک ہیلتھ، اس پہ بھی میں گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کا بہت اچھا اقدام ہے، ہم اس کے خلاف نہیں ہیں، اس میں اگر اور بھی اضافہ ہو سکتا ہے، ہم پھر بھی اس کو سراہتے ہیں، چونکہ وہ بھی زیادہ کام کرتے ہیں اور سیکرٹریٹ ملازمین ہیں وہ رات تک تقریباً بیٹھے رہتے ہیں، اسی طرح ٹیکنیکل سٹاف جو ہے خواہ وہ سی اینڈ ڈبلیو کا ہے یا پبلک ہیلتھ کا ہے، انجینئر ہے، وہ بھی، اس کی چھٹی نہیں ہوتی بلکہ چھٹی کے دن بھی اس کا پی سی ون وغیرہ یہ سارے کام ہوتے ہیں، تو وہ بھی گورنمنٹ کا ایک احسن اقدام ہے لیکن محکمہ تعلیم ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ڈائریکٹوریٹ، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، محکمہ پاپولیشن ویلفیئر ڈائریکٹوریٹ، محکمہ صحت کا ڈائریکٹوریٹ اینڈ ڈسٹرکٹ آفیسرز ڈائریکٹوریٹ، محکمہ زراعت، ڈائریکٹوریٹ حیوانات، فیشریز، ماہی پروری اور اس طرح تقریباً یہ کل اٹھارہ ڈائریکٹوریٹ کے ملازمین ہیں اور لگ بھگ جو مجھے فیگرز دیئے گئے تھے وہ چار پانچ ہزار ملازمین ہیں جو اس حق سے محروم ہیں اور تھوڑا سا میں یہ فرق بھی آپ کے سامنے رکھوں، اس ایوان کے سامنے یہ Attached Departments کے آفیسر BPS-17، ان کی تنخواہ -/68675، اسی طرح BPS-17 PMS کے

افسران جو ہیں ان کی تنخواہ ہے -/1,17267، اسی طرح انجینئر BPS-17 کی تنخواہ ہے -/1,08156، اسی طرح پلاننگ کیڈر BPS-17 کی تنخواہ جو ہے -/108,000 اسی طرح آئی ٹی کیڈر BPS-17 کی تنخواہ -/92,971، اسی طرح BPS 18 (Attached Department) آفیسر کے جو لوگ ہیں ان کی تنخواہ ہے -/77,722، اور اسی طرح PMS and APS کے جو ہیں -/1,39082، انجینئر کے ہیں -/1,27000، پلاننگ -/1,27000 اور باقی آئی ٹی کیڈر BPS-18 کے -/1,08,000 اور اسی طرح BPS-19 Attached Departments کے -/1,17,000-----

جناب سپیکر: درانی صاحب، درانی صاحب، میرے خیال میں آج اس کو ہم Admit کرتے For discussion جس دن ڈسکشن ہو پھر یہ ڈیٹیل آپ اس دن دیں، کیونکہ پھر اس میں ڈسکشن پھر رہے گی نہیں ناں۔

جناب قائد حزب اختلاف: نہیں، وہ ٹھیک ہے جی، میں صرف اتنا آپ کے سامنے اگر آپ اس کو Admit کریں، میں اس سے بھی-----

جناب سپیکر: آج Admit کرتے ہیں اس کو۔

جناب قائد حزب اختلاف: لیکن آپ سے بھی چونکہ آپ کا میں، میں خود بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ آپ کی ہمدردی بھی اس کے ساتھ ہے اور آپ بحث کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کو کم از کم اپنی ذاتی حیثیت میں، جو سپیکر کی اپنی ایک حیثیت ہے جواب دینے کے لئے، آپ اس کو تھوڑا سا، میں اس لئے زیادہ باتیں کر رہا ہوں کہ آپ ذرا محنت کر کے کہ جب میرے منسٹر جواب دیں گے وہ تو بیچارے ادھر آپس میں ملتے ہیں، باقی تو ان کے پاس ٹائم نہیں ہے کہ ایک دوسرے سے بات کریں اور دیکھو نا، کوئی بھی میری بات کو بھی سن نہیں رہا، وہ خود آپس میں گپ شپ میں لگے ہیں، یہ تو آپ کے اس ایوان کا-----

Mr. Speaker: Order in the House, please; Order in the House, please.

جب کوئی آنریبل ممبر اور خاص طور پہ اپوزیشن لیڈر بات کر رہے ہوں تو ذرا توجہ رکھیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: (قہقہہ) اور دیکھو نا آپ کے اس ایوان کا اگر کوئی کورم Point out کرے تو پھر بھی ایک ہفتے کے بعد بھی حاضری نہیں ہے، لہذا سپیکر صاحب، میں تو ہمیشہ آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ دیکھو نا اگر ایک ادارے کی اتنی بے توقیری ہو جائے، یہ ادارے اس نہج پہ جائیں کہ کوئی ممبر آنے کے لئے دل نہیں چاہتا خواہ وہ گورنمنٹ کے ممبر ہیں یا اپوزیشن کے ہیں، کوئی بھی یہاں پر

آکر اس کے ذہن پہ بوجھ ہوتا ہے اور میں خدا کی قسم جب خود آتا ہوں ناں مجھ پہ اتنا بوجھ ہوتا ہے لیکن میری ایک ذمہ داری ہے کہ میں اس سیٹ پہ جب بیٹھ جاتا ہوں، پھر بھی مجھے بہت پریشانی ہوتی ہے اور گھر سے نکلتے وقت بھی میں آپ کو ایمانا" کہتا ہوں کہ یہاں پر آنے میں چونکہ اس کا جو وقار تھا وہ وقار جناب سپیکر صاحب، ابھی میں نہیں دیکھ رہا ہوں اور جب یہ ممبران اس کا خیال نہیں رکھیں گے تو آئندہ ہماری جو آنے والی نسلیں ہیں ان کے لئے یہ ایک مذاق بن جائے گا اور ابھی مذاق بن گیا ہے، تو آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع بھی دیا اور میں درخواست کروں گا کہ آپ اس کو Admit کریں اور مزید اس پہ آپ ان بیچارے ملازمین پہ، ایک دفعہ پھر میں وضاحت کرتا ہوں کہ جو تنخواہوں میں اضافہ ہوا ہے، الاؤنسز ہیں، خواہ وہ سیکرٹریٹ کے ہیں یا دوسرے محکموں کے ساتھ جو انجینئرز ہیں، میں ان کو بھی کہتا ہوں کہ اس کو اور زیادہ بڑھائیں کیونکہ مہنگائی تقریباً ہزار گنا زیادہ ہو گئی ہے تو ان سب ملازمین پہ رحم کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت)</u>: جناب سپیکر، اس میں ایسا ہے کہ ملازمین کئی عرصے سے ڈیمانڈ بھی کر رہے ہیں، چونکہ فنانس منسٹر تو ہیں نہیں، اس میں فنانس بھی Involve ہے لیکن اگر کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں تو بالکل بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، اس کو ہم Admit کریں گے .For discussion

<u>وزیر محنت و افرادی قوت</u>: سر Admit کرنا چاہتے ہیں، بالکل ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں، اس پہ بحث ہونی چاہیئے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

اور ساتھ ہی شوکت یوسفزئی صاحب میری درخواست ہے، درانی صاحب نے جو بات کی ہے، ہاؤس کی توقیر بڑھانا، رکھنا، یہ ہم سب کا فرض ہے خواہ وہ میرے دائیں بیٹھے ہیں یا بائیں بیٹھے ہیں، 145 ممبران کے اندر یہ قابل افسوس Attendance ہے، اب میں کیا کروں، اس کی مجھے سمجھ نہیں آتی، نہ ٹریژری بنچز

Interestلیتی ہیں نہ اپوزیشن بنچیزInterestلیتی ہیں،تو میری درخواست ہے کہ دونوں طرف کے جو ذمہ داران ہیں،اپنے ممبرز کو ہدایات جاری کریں اور میں جو کر سکتا ہوں، میں یہ کر سکتا ہوں کہ آج جن کی Attendance ہے اس کے بعد جو پیچھے ہیں لائن لگادیں،آئندہ کوئی بعد میں آکر Attendance لگائے گا تو میں اپنے اس سٹاف کو معطل کر دوں گا جو رجسٹر کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، جس کی Attendance ہے وہی ہو گی۔ (تالیاں) اس پہ سختی سے عمل ہو گا۔آج جو Absent ہیں لائنیں لگادیں ان کالم کے اندر اور جن کی حاضری آئی ہوئی ہے،ان کی حاضری آ گئی ہے،ان کو ہاؤس نے Grant کر دی ہے،ان کو Leave grant کر دی ہے جس کی Leave ہو اس کا "L" لگادیں اور جو Absent ہے اس میں صرف ڈیش (-) ڈال دیں تاکہ اس پہ کوئی Sign نہ کر سکے اور میں ابھی بائیو میٹرک یاوہ بھی لاتا ہوں یہاں پہ، میں تو یہ چیزیں کر سکتا ہوں لیکن یہ بڑے افسوس کی بات ہے،دونوں طرف کے ممبران، دیکھیں عوام نے ہم سب کو منتخب کیا ہے کہ ہمارے ایشوز کے اوپر یہاں آکر بات کریں،کوئی آفیسر نہیں ہوتا تو ہم سارے اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ فلاں محکمے کا سیکرٹری نہیں ہے اور اس کا نمائندہ نہیں ہے اور ہماری اپنی یہ حالت ہے کہ ہم اپنے کو ٹسچن دے کر بھی نہیں آتے ہیں، حالانکہ کو ٹسچن کے اوپر بہت بڑا ورک ہوتا ہے ڈیپارٹمنٹ کا، پھر بھی ہم نہیں آتے، تو لہذا چھ Absent لائیں میرے سامنے، میں نوٹسز جاری کروں گا،یہاں پہ پھر میں اپنا وہ حق استعمال کروں گا کہ جس ممبر کی چھ غیر حاضریاں ہوں گی اس کو نوٹس جائے گا پھر اور Then I will send it to the Election Commission. Thank you, Durrani Sahib. بس ہم Rules کے مطابق، نگہت بی بی چلیں گئیں،اور کوئی خوش ہوتا ہے یا خفا ہوتا ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ خالی کرسیوں کے اوپر ہم اجلاس کر رہے ہوں اور یہی چند لوگ ہیں جو اکثر اجلاس میں آتے ہیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے، نہیں بھی آتے اور چھٹی کی درخواست بھی نہیں دیتے ہو، درخواست دیتے ہو، تو میں نے اب دیکھا ہے، پتہ نہیں پینتیس کہ چالیس تو آج Applications آئی ہوئی ہیں، This is no way،ہم خود اپنے ہاؤس کی توہین کر رہے ہیں۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر سر، Deceased Son Quota کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب، یہ تین چیزیں کر کے ناں، کریں اس کے بعد۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): ٹھیک ہے، اس کے بعد کر لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔آئٹم نمبر 7۔

Inayatullah Khan Sahib, please to move call attention No.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ PPHI پراجیکٹ کے ایک ہزار ملازمین محکمہ صحت میں Frontline میں ڈیوٹی کرتے ہیں اور عدالت کے حکم پر ابھی تک ڈیوٹی پر معمور ہیں لیکن وہ کسی وقت ملازمت سے فارغ کئے جا سکتے ہیں، ان ملازمین کا مسئلہ حل کرنے کے لئے حکومت فوری طور پر اقدامات اٹھائے۔ سر، میں تھوڑا اس کو Explain کرتا ہوں، PPHI جنرل مشرف صاحب کے دور میں جب انتخابات ہوئے تو Introduce کیا گیا تھا اور یہ جو Basic Health Units ہیں اور RHCs ہیں یہ Private Initiative، ایک پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت Out source کئے گئے تھے لیکن اس کا ماڈل یہ تھا کہ جو ملازمین تھے ٹیکنیشنز تھے، ڈاکٹرز تھے، اس کا جو باقی ایک ذیلی سٹاف تھا، کلاس فور ملازمین تھے، ان کو Salaries حکومت کی طرف سے جاتی تھیں لیکن وہ، ان کو Appoint پراجیکٹ کرتا تھا اور باقی پیسے پراجیکٹ ان پہ خرچ کرتا تھا، اس کے بعد اس کو بعد میں دس بارہ سال بعد Windup کیا گیا، Windup کرنے کے بعد ان ملازمین کا جو Future ہے وہ معلق ہو گیا اور اس وجہ سے یہ بیچارے ابھی تک معلق ہیں۔ ہائی کورٹ نے ان کے حق میں Decision دیا ہوا ہے اور سپریم کورٹ میں حکومت ان کے خلاف گئی ہوئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ پندرہ سولہ سالوں سے ابھی تک اپنی ڈیوٹیوں پہ موجود ہیں، حکومت کے ساتھ کام کر رہے ہیں Sanctioned پوسٹیں بھی موجود ہیں Financial implications بھی ان کے نہیں ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت کے اس پہ اعتراضات ہیں تو اس کال اٹنشن نوٹس کے ذریعے تو اکو Regularize نہیں کیا جا سکتا ہے، اس کا حل یہ ہے کہ اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں حکومت آ کر مؤقف پیش کرے گی کہ کیوں ان کو Regularize نہیں کر رہی ہے؟ اگر سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر حکومت کوئی Cogent reason پیش کرتی ہے تو ہم بھی اس کے ساتھ Agree کریں گے لیکن میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا لیکن چونکہ یہ سپریم کورٹ میں یہ کیس، سپریم کورٹ تک بھی گیا ہے اور جو جس نے Hire کیا ہے وہ ہے SRSP، ان کے ذریعے یہ سٹاف Hire ہوتا تھا اور وہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے، مطلب کوئی گورنمنٹ کا ادارہ تو ہے نہیں، تو تھوڑا سا ان چیزوں کو دیکھنا پڑے گا کہ ہمارے ساتھ وہ این جی اوز یا وہ پراجیکٹس جو گورنمنٹ Hire کر رہی ہے، گورنمنٹ لے رہی ہے تو وہ تو وہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن اگر ایک پرائیویٹ ادارہ اس کو Own کر رہا ہو، ان کو وہ کر رہا ہے، یہ میرے بھائی یہ بھی ہیلتھ منسٹر رہ چکے ہیں اور میں بھی ہیلتھ منسٹر رہا ہوں، اس کے حوالے سے مجھے پتہ ہے لیکن چونکہ یہ SRSP اس کو پراجیکٹ کرتا تھا، SRSP آگے اس کو Sublet کرتا تھا PCHI کو، تو یہ اب ایشو چونکہ کورٹ میں بھی ہے تو مجھے اعتراض نہیں ہے، یہ اگر کمیٹی میں بھیجنا چاہیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کسی کی، اس میں کافی لوگ ہیں جو ابھی وہ کافی Trained ہو چکے ہیں اور اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ان کی جگہ کسی لوگوں کو بھرتی کرنا چاہتی ہے، لینا چاہتی ہے تو پھر ان کا حق زیادہ بنتا ہے، چونکہ وہ کافی Trained ہو چکے ہیں کافی، اس حوالے تک میں بالکل سمجھتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: تو کمیٹی میں بھیج دیں؟

وزیر محنت وافرادی قوت: بالکل بھیج دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the call attention notice No. 2048 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The call attention notice No. 2048 is referred to the concerned Committee. Badshah Salih Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 2143.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ بین الصوبائی رابطہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہمارے ملک کے اکثر لوگ عرب ممالک میں محنت مزدوری کے لئے جاتے ہیں جس سے ہمارے ملک کی معیشت وابستہ ہے جبکہ ملک سے ڈائریکٹ ان ممالک کو جانے پر پابندی ہے تو ہمارے ملک کے اکثر لوگ مختلف ممالک جاکر اور پھر وہاں سے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوتے ہیں جن ممالک میں قازقستان، تاجکستان، کینیا، متحدہ عرب امارات وغیرہ شامل ہیں، اس وجہ سے ان سے بھاری رقوم وصول کی جاتی ہیں۔ حکومت وقت سے درخواست ہے کہ اس مسئلے پر خاص توجہ

دی جائے تاکہ پاکستان سے ڈائریکٹ لوگ ان ممالک میں سفر کر سکیں اور زیادہ اخراجات اور تکلیف سے بچ سکیں تاکہ کافی زر مبادلہ بھی بچ سکے۔ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: سر، میں تھوڑی سی تفصیل سے اس پہ تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

ملک بادشاہ صالح: یہ ہماری خارجہ پالیسی پر ایک سوالیہ نشان ہے کہ ہمارے لوگ مختلف ممالک سے عرب ممالک میں جاتے ہیں لیکن ہم Directly ان ممالک میں نہیں جا سکتے، ہمارے بہت سے لوگ کینیا میں پھنس چکے ہیں، کہیں قازقستان میں ان کو ٹھہرایا جاتا ہے لیکن پھر ان ممالک سے ان کو اجازت ملتی ہے۔ تو درخواست کرتا ہوں کہ جتنا بھی ہو سکتا ہے اس بارے میں تھوڑا سا اس پہ غور کریں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، یہ پورے صوبے کا ایشو ہے بلکہ پاکستان کا ایشو ہے، تو میری Suggestion یہ ہوگی کیونکہ ہمارے بہت سارے لوگ مزدوری کے لئے بھی جاتے ہیں اور ان کو وہاں Detain کیا جاتا ہے، ان کو مجبوراً وہاں دن گزارنے پڑتے ہیں، Quarantine ہونا پڑتا ہے دوسرے ممالک میں اور اس کے بدلے ان سے کافی پیسے لئے جاتے ہیں، تو یہ ایک ایشو ہے، میری گزارش یہ ہوگی کہ کوئی ایک مشترکہ قرارداد لاکر ہم فیڈرل گورنمنٹ سے اس پہ ریکویسٹ کرلیں گے کہ جی ہمارے یہاں پہ Quarantine بنایا جائے تاکہ ان لوگوں کو یہ تکلیف نہ ہو کہ دوسرے ممالک میں جاکر Quarantine ہو، یہاں ائرپورٹ پر بھی ہم بنا سکتے ہیں اور کسی ایسی جگہ پہ بھی بنا سکتے ہیں جو۔۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، دې سلسله کښې جي ما دا خبره کوله۔۔۔۔

وزیر محنت و افرادی قوت: خپلې خبرې کوئ بيا آورئ نه نو، ما وئيل چې دلته يو قرارداد به راولو مشترکه او فيډرل ګورنمنټ ته ريکويسټ کول غواړئ کنه، نو هغه به اوکړو او په هغې دا اوکړو چې يره دلته کښې مونږه له Quarantine centre جوړ کړئ چې کوم خلق بهر ته ځي Specially د مزدورئ د پاره، نو پکار دا ده چې يا خوئے په ائير پورټونو باندې جوړ کړئ يا چرته۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ شوکت یوسفزئی صاحب کی بات بالکل صحیح ہے، آپ لوگ ایک ریزولیوشن تیار کر لیں اور ابھی تھوڑی دیر بعد پھر ہم اس کو پاس کر لیتے ہیں، چونکہ یہ فیڈرل ایشو ہے تو یہ Through resolution ہی ہو گا۔ بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جی سر، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن تیار کریں۔

ملک بادشاہ صالح: ہاں، ٹھیک ہے سر، بالکل ٹھیک ہے، ابھی ابھی۔

جناب سپیکر: جی، محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں ایک اہم موضوع پہ آپ سے بات کرنا چاہ رہا ہوں سر، اور تمام ہاؤس کی توجہ بھی چاہتا ہوں۔ سر Deceased sons hundred percent quota ہے نوٹیفکیشن کے مطابق، لیکن بد قسمتی سے ہماری یونیورسٹیز جو ہیں ان کے جو انسٹیٹیوٹس ہیں، اپنے Rules follow کرتے ہیں تو اس میں سال گزر جاتا ہے، پانچ مہینے، چھ مہینے، سات مہینے اور ان کی میٹنگز نہیں ہوتیں اور وہ بچے ایسے ہی پھرتے رہتے ہیں، تمام ممبران صاحبان کے پاس وہ بچے آتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ہمارے Deceased sons میں Hundred percent quota ہے، تو بعض یونیورسٹیاں اس پہ Implementation نہیں کرتیں، تو میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اسلامیہ کالج اور بعض یونیورسٹیز جو ہیں ان کے VCs کو آپ طلب کریں اور ان کو بتائیں کہ سر، جو نوٹیفکیشن گورنمنٹ کی طرف سے ہے اس پہ Implementation کی جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ایسا کر لیں کہ ایک Important issue کی طرف آپ نے نشاندہی کی ہے، آپ ہی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں، سیکرٹری، منسٹر ہائر ایجوکیشن بھی اس میں شامل کرتے ہیں اور ایک دو تین ممبرز اور شامل کر لیتے ہیں اور وہ ہم کمیٹی اناؤنس کر دیتے ہیں، تو آپ ان کو بلا لیں، بلا کر بات کر لیں ان سے، پھر جو بھی ہو تاکہ مسئلہ حل ہو۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میں ناصر حسین صاحب اور عمران صاحب بالترتیب صدر اور جنرل سیکرٹری، یونین آف جرنلسٹ کے منتخب ہوئے ہیں، انہیں اپنی جانب سے بھی اور اس پورے ہاؤس کی جانب سے بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا قانون کے افسران کی تقرری مجریہ 2021 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Fazal Shakoor (Ministerfor Law): I, Fazal Shakoor, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بعض ملازمین کا ادغام مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Minister for Higher Education, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa Absorption of Certain Employees Bill, 2020 in the House.

جی شوکت یوسفزئی صاحب، یہ ایڈیشنل ایجنڈا ہے، آئٹم نمبر 8A۔

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Culture): Janab Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Absorption of Certain Employees Bill, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Item No. 9, Consideration of Bill.

کون کرے گا؟

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وقف پراپرٹیز مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے اوقاف و مذہبی امور): سر، میں۔

Mr. Speaker: The Special Assistant to Chief Minister for Auqaf Hajj and Religious Affairs, to please move that the Khyber Pakhunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2021, may be taken into consideration at once.

Mr.Muhammad Zahoor (Special Assistant for Auqaf, Hajj & Religious Affairs): I, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, move that the Khyber Pakhunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب، مائیک کھولیں ان کا جی۔

جناب عنایت اللہ: سر، یہ چونکہ وقف پراپرٹیز کے حوالے سے ہے اور بڑا Sensitive issue ہے کیونکہ جو فیڈرل گورنمنٹ کے اندر ایک Law پاس ہوا ہے، اس پہ بڑا Controversial Law ہے اس لئے Principles of the Bill تھوڑا Explain کریں Rules of Business کے اندر یہ ہمارا حق ہے کہ ہم انچارج منسٹر سے پوچھ سکتے ہیں کہ اس بل کے Principles کیا ہیں؟ تو تھوڑا منسٹر صاحب Principles of the Bill explain کریں کہ اس کا Intent کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی ظہور شاکر صاحب۔

معاون خصوصی برائے اوقاف و مذہبی امور: جی سپیکر صاحب، یہ بل جو ہے ناں یہ وقف پراپرٹی ترمیمی بل 2021 کی اہم خصوصات اس میں جو ہیں، وہ میں بتانا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ ہیں، اس ترمیم کے بعد اوقاف کی Notified جائیدادوں کا متعلقہ ریونیو ریکارڈ میں اندراج ہو سکے گا، اس ترمیم کے بعد لمبی لیز کی حوصلہ شکنی ہوگی اور وقف جائیداد مخصوص مدت کے لئے لیز پر دی جائے گی۔ اس ترمیم کے بعد کمرشل اور رہائشی جائیدادوں کے لئے Revenue rental value محکمہ سی اینڈ ڈبلیو پر مشتمل کمیٹی متعین کرے گی اور زرعی زمینوں کے لئے جناب ڈپٹی کمشنر پر مشتمل کمیٹی مرتب کرے گی۔ وقف جائیدادوں کو زیادہ پرکشش بنانے کے لئے سرکاری یا نجی کمپنی کی خدمات حاصل کی جا سکیں گی۔ اس ترمیم کے ذریعے وقف جائیدادوں سے غیر قانونی قابضین کو ہٹانے کے لئے Anti Encroachment Act کے تحت کارروائی ہو سکے گی، غیر قانونی قابضین کے لئے سزائیں بڑھا کر دس سال تک قید اور پچاس لاکھ تک جرمانہ بھی کیا جا سکے گا لیکن اس میں میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں، اس میں ہمارا اہم مقصد یہ ہے سپیکر صاحب، بدقسمتی سے اس میں جو سب سے اہم بات ہے، میں وہ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ اس پہ ہم نے اور سی ایم صاحب نے اس پر بڑا کام کیا ہے دو سال اس پر، وہ یہ ہے کہ ہماری جو زمینیں ہیں، کمرشل دکانیں ہیں، پلاٹس ہیں ہمارے، وہ Market value سے بہت پیچھے ہیں، ابھی میں اگر آپ کو مثال دوں تو میرے پاس اس کی پوری تفصیل نہیں ہے لیکن میں اگر بتانا چاہوں تو آپ حیران ہونگے، پورا ایوان، کہ ہمارا جو کرایہ ہے، ہمارے یونٹ کا چھ ہزار ہے اور مارکیٹ کا کرایہ ہے وہ ستر ہزار ہے، Basic جو ہمارا کام کرنا تھا اور

اس ایکٹ میں لانا تھا، اس بل میں، وہ یہ تھا کہ ہم Market value پر پہنچ جائیں، جو Market value ہے یعنی وہ ہم Long lease اس لئے کریں جو کبھی ننانوے سال کے لئے، تینتیس سال کے لئے، پینتالیس سال کے لئے، وہ اس لئے ہے کہ وہ پتہ نہیں ہمارا جو ریونیو ہے، ہمارا ساٹھ ہزار کینال کا انیس کروڑ روپے جو ابھی تک ہمیں اکٹھے ہو رہے ہیں اور اس طرح پشاور میں جو ہماری اتنی Precious ہماری بلڈنگز ہیں، ہماری جو مارکیٹیں ہیں، ہمارے پلازے ہیں، ان کے اگر میں بتادوں تو آپ حیران ہونگے کہ ہمارا ایک اوقاف پلازہ ہے ڈبگری گارڈن میں، اس میں دو سو یونٹس ہیں اور دو سو یونٹس کا جو کرایہ جتنا ہمیں مل رہا ہے وہ پندرہ سولہ لاکھ مل رہا ہے لیکن مارکیٹ میں اگر اس کو دیکھیں اس کی آپ Analysis کر لیں تو وہ تقریباً ڈیڑھ کروڑ تک، دو کروڑ تک ماہانہ اس کا کرایہ بن سکتا ہے، تو ہمارا اس ایکٹ کا بنیادی مقصد یہ ہے، اس بل کو پاس کرنے کا کہ ہم اس لیزز کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور Open auction پہ دینا چاہتے ہیں، اب یہ ہو رہا ہے کہ ہر تین سال کے بعد Automatic renewal ہوتا ہے، Forty percent increase کے ساتھ، ہم اس لئے کہنا چاہ رہے ہیں کہ ہم کم سے کم، کہنا چاہتے ہیں کہ ہم کم سے کم ایک مرتبہ اس کو Open auction کر دیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>معاون خصوصی اوقاف ومذہبی امور</u>: پھر اس کے بعد ان شاء اللہ دو دفعہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں PAC کی بھی Recommendations ہیں کہ اس کو Market value پہ لائیں۔

The motion before the House is that the Khyber Pakhunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The “Ayes” have it. Clauses 1 to 7 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 7 of Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it; clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Amendment in clause 8: Ms. Nighat Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 8 of the Bill.
Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 8, in the proposed new section 15 (a), after the words "relevant law", the words "after completion of all codal formalities" may be inserted.

جناب سپیکر، اس میں میرا کہنے کا مطلب یہ ہے، تمام جتنی بھی Formalities جو Bids کے لئے ہوتی ہیں، Open market جیسے ایک ہوتی ہے کہ جب Bids ہوتی ہیں جو اس کے لئے تمام Formalities کو پورا کیا جائے اور Bids کے ذریعے ان تمام، جو جائیدادیں اگر یہ کسی کو دیتے ہیں، لیز پہ دیتے ہیں، کرائے پہ دیتے ہیں، جیسے بھی ہے تو اس کے لئے Bids system کو تمام ان کو Follow کیا جائے۔ جناب سپیکر، یہ میری امنڈمنٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی ظہور شاکر صاحب، ٹھیک ہے

Special Assistant for Auqaf: Okay.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The amendment stands part of the Bill. The question before the House is that amended clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The amended clause -8 stands part of the Bill. Clauses 9 and 10: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 9 and 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 9 and 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'..

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it; clauses 9 and 10 stand part of the Bill. Clause 11: Ms. Nighat Orakzai Sahiba, to please move her amendment.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that clause 11 may be deleted and the remaining clause may be re-numbered accordingly.

جناب سپیکر، اس میں ایڈمنسٹریشن جو ہے اگر وہ پراسیکیوشن کے لئے اگر کسی، مطلب کہ All and All اس کو نہیں ہونا چاہیئے کہ اگر پراسیکیوشن کی طرف کوئی جا رہا ہے اور وہ کہے کہ نہیں جی میں تو اس کو پراسیکیوشن کی طرف نہیں لے جانا چاہتا ہوں تو یہ اس کی مرضی نہیں ہونی چاہیئے، مطلب یہ اس کو نادرا کا سسٹم نہ بنائیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس کو Renumbered کر کے اور اس کو یہ دیکھیں دوبارہ، کہ اس میں جیسے کہ ایکٹ میں بھی موجود ہے، اور اس ترمیم میں بھی یہی کہہ رہی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو ان کو Adopt کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔

Mr. Speaker: Ji Minister Sahib, Agree?

معاون خصوصی برائے اوقاف و مذہبی امور: یہ بھی ٹھیک ہے، بالکل۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thanks, Mr. Speaker and Minister, both.

جناب سپیکر: یہ بتائیں LLB کہاں سے کیا ہے آپ نے، اور اتنی تیاریاں اور اتنی۔

(قہقہے)

معاون خصوصی برائے اوقاف و مذہبی امور: ویسے سپیکر صاحب، میں نگہت بی بی کو اس لئے یہ Credit دے رہا ہوں کہ ہمارے اوقاف میں اتنی وہ دلچسپی لے رہی ہیں، اس نے اس کو پڑھا ہے اس لئے میں اس کی ساری امنڈمنٹس کو جو ہیں ناں ہم قبول کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The amended clause 11 stands part of the Bill. Clause 12: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause-12 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وقف پراپرٹیز مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Special Assistant to Chief Minister for Auqaf Hajj and Religious Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Muhammad Zahoor (Special Assistant Auqaf, Hajj, Religious Affairs): I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Bill is passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبائی زیر انتظام قبائلی علاقہ جات لیویز فورس مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11, 'Consideration Stage':

Continuity ہے اس کی،

Amendment in clause 2 of the Bill: Malik Badshah Saleh and Mr. Inayatullah Khan, MPAs, to please move their joint amendment in clause 2 of the Bill. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: امنڈمنٹ ہم Already move کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: Move ہو چکی ہے؟

جناب عنایت اللہ: نہیں، میں اس پہ بات کروں اور پھر اس وقت جو ہماری امنڈمنٹ تھی، اس وقت حکومت اس کو Accept نہیں کر رہی تھی اور اس کو Defer کیا گیا۔ میری اور شوکت یوسفزئی صاحب کے درمیان Informally گفتگو ہوئی ہے اور اس پہ ہم Agree کر گئے ہیں، بادشاہ صالح صاحب بھی اس پہ Agree کرتے ہیں۔ اصل میں جو مطالبہ ہم کر رہے ہیں وہ Rules کے اندر Cover ہو سکتا ہے، یعنی حکومت سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ Retirement age آپ Six پہ لے جائیں تو یہ Rules کے اندر Cover ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ جو Law ہے یہ Basically ان Employees کی Reinstatement کے لئے Back date سے ہے جن کو حکومت نے غلط طریقے سے ریٹائرڈ کیا تھا اور کم سروس پہ ریٹائر کیا گیا تھا، یعنی ستائیس سال عمر تھی، اکتیس سال عمر تھی پھر اس پہ ہم کال اٹنشن نوٹس لے آئے اور وہ جوائنٹ ریزولیوشن میں Convert ہوئی اور حکومت اسی Continuation یہ Law لے آئی ہے لیکن شوکت صاحب ہمیں Assurance دیں کہ یہ جو Anomalies ہیں Retirement کے حوالے سے، کیونکہ اس میں اب کورٹ کے Decisions بھی آرہے ہیں اور پروموشن کے جتنے ایشوز ہیں، یہ سارے ایشوز یہ Rules کے اندر Cover کریں گے اور Retirement دوبارہ Sixty years پہ پہنچائیں گے لیکن یہ Rules کے اندر کریں گے۔ اس کے ساتھ میں اپنی Amendment withdraw کرتا ہوں لیکن منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ یہ Assurance ہمیں دے دیں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و کلچر): جناب سپیکر، بہت شکریہ، کیونکہ یہ اس دن بھی پاس ہونے والا تھا لیکن عنایت صاحب نے کچھ باتیں کیں، تو میں اس میں نے یہ Observe کیا کہ ہو سکتا ہے اگر اس میں کوئی بہتری آسکتی ہے کیونکہ یہ لوگ بار بار بیچارے وہ ہو رہے ہیں، ڈیمانڈ بھی کر رہے ہیں تو اس لئے میں نے اس وقت اس کو مؤخر کر دیا تھا۔ میں مشکور ہوں ان کا، دیکھیں کچھ چیزیں ایکٹ کے ساتھ ہوتی ہیں، ابھی ہمارا مقصد یہ ہے کہ ان کو ہم بحال کر دیں اور Rules کے اندر، جب Rules بنیں گے بالکل یہ جو اچھی تجاویز ہوں گی ان کا میں نے ان سے کہا ہے کہ جو بھی اچھی تجویز ہوگی، امنڈمنٹ اس میں لے آئیں گے، وہ تو اچھی بات ہے ہمیں ان کو فائدہ دینا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: Already ہم لیویز فورس کو، خاصہ دار فورس کو فائدہ دینا چاہتے ہیں، دیا بھی ہے اور Further بھی اگر ان کے کوئی ایشوز ہیں تو ان شاءاللہ Rules کے اندر ہم Cover کر لیں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that,

نہیں Withdraw ہو گئی۔

The question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبائی زیر انتظام قبائلی علاقہ جات لیویز فورس مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincially Administered Tribal Areas, Levies Force (Amendment) Bill, 2021, may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Culture): Janab Speaker! On behalf of Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincially Administered Tribal Areas, Levis Force (Amendment) Bill, 2021, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincially Administered Tribal Areas, Levies Force (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 13, Extension in Time: Ms Rabia Basri, MPA / Chairperson, Standing Committee No. 12 on Health Department, to please move for extension in time, under sub rule (1) of rule 185, to present report of the Committee, in the House.

Ms. Rabia Basri: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, Speaker Sahib. I intend to move under sub rule (1) of the rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for the presentation of the report of the of the Standing Committee No. 12, on Health Department may be extended till date and may I be allowed to present the report, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in time may be granted to present report of the Committee, in the House? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Extension in time is granted.

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Ms. Rabia Basri, MPA / Chairperson, Standing Committee No. 12, on Health Department, to please present report of the Committee, in the House.

Ms. Rabia Basri: I intend to present the report of the Standing Committee No. 12, on Health Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ صحت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 15: Ms. Rabia Basri, MPA / Chairperson, Standing Committee No. 12, on Health Department, to please move that the report of the Committee may be adopted.

Ms. Rabia Basri: I move that report of the Standing Committee No. 12, on Health Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 12, on Health Department may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The report is adopted. Ji, Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: سر، میں آپ کی اجازت سے دو ایشوز کو، حکومت کی توجہ دو ایشوز کی طرف دلانا چاہتا ہوں، آپ کی وساطت سے۔ ایک یہ کہ سر، بنوں سے فارسٹ کے تین اہلکاروں کو جن میں ان کا

SDFO، رینج آفیسر ہے یاSDFO ہے، ان کو اغواء کیا گیا ہے اکتوبر کے مہینے میں، 25 اکتوبر کو اغواء کیا گیا ہے، ایک مہینہ اس کا مکمل ہو چکا ہے اور اس کو اغواء کرنے کے بعد ان کی فیملی کو Calls آ رہی ہیں کہ آپ پانچ کروڑ روپے دے دیں تو آپ کو ہم رہا کریں گے۔ اچھا، وہ In the line of duty تھے، وہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے Employees تھے اور مانیٹرنگ آفیسر کے ساتھ وزیرستان گئے تھے کہ یہ جو پودے لگے ہیں، ان پودوں کو On ground check کریں، Physically check کریں کہ کیا یہ پودے موجود ہیں کہ نہیں موجود ہیں؟ اور ان کو وہاں سے اغواء کیا گیا ہے اور اب Calls آ رہی ہیں سر، یہ Calls اب صوبے کے اندر سب لوگوں کو آنا شروع ہو گئی ہیں لیکن یہ Specific جو فیملی ہے، یہ تو فیملیز ہیں، یہ تو وہ متاثرین ہیں اور حکومت اگر اس میں Intervene نہیں کرے گی کیونکہ وہ اغواء کار ان کو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا کام آپ کی فیملی کے ساتھ نہیں ہے، ہمیں پتہ ہے کہ آپ کی فیملی کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں، یہ آپ چونکہ حکومت کے اہلکار ہیں تو یہ پیسے ہم حکومت سے مانگ رہے ہیں، اس لئے سر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں حکومت خیبر پختونخوا سے، ہوم ڈیپارٹمنٹ سے، آئی جی صاحب سے کہ یہ مسئلہ حل کریں اور حکومت اس پہ مجھے Assurance دلائے کہ وہ Specially ہوم ڈیپارٹمنٹ اور انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو کہ انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے Employees ہیں اور ہوم ڈیپارٹمنٹ اور آئی جی صاحب اس کو Handle کرتے ہیں، ان سے یہ بات کریں گے کہ اس مسئلے کا حل نکالیں، کیونکہ وہ لوگ Compensation نہیں دے سکتے ہیں، جو فیملی ہے وہ کمزور لوگ ہیں۔ دوسری بات، اگر آپ کی اجازت ہو تو اس ہاؤس سے ایک جوائنٹ ریزولیوشن جو ہے وہ میاں نثار گل صاحب نے پاس کرائی تھی کہ یہ جو NTS کے اوپر 2018 کے اندر Teachers recruit ہوئے تھے، 2017 کے اندر Recruit ہوئے تھے، وہ ابھی تک تین چار سال ہوئے ہیں ان کو ابھی تک Regularize نہیں کیا گیا ہے، ان کی فیملیز بھی تکلیف میں ہیں، وہ خود بھی تکلیف میں ہیں، یہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن تھی، Unanimous resolution تھی، میں حکومت کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ تو اس ہاؤس کا پریولیج آپ Breach کر رہے، ہیں اس پہ تو پریولیج بنتا ہے، پریولیج ذاتی باتوں پہ نہیں بنتا ہے، Privilege basically اس چیز پہ بنتا ہے کہ اس ہاؤس سے ایک ریزولیوشن پاس ہوتی ہے Unanimous، اس کو Implement نہیں کیا جاتا ہے، تو میں اس حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کو فوری طور پہ Implement کرے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Ikhtiar Wali Sahib, Point of Order.

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ آنریبل سپیکر۔ سپیکر صاحب، میں دو تین منٹ لوں گا آپ کے، مجھے بخار بھی ہے، میں زیادہ آج بول بھی نہیں سکوں گا۔ ایک تو گزارش کرنی تھی کہ باہر اس چوک میں محمد زادہ اگروال ملاکنڈ کا ایک بچہ جس کو گزشتہ دنوں شہید کر دیا گیا تھا، ملاکنڈ کے نوجوان اور بڑے سفید ریش لوگ اس چوک میں بیٹھے ہوئے ہیں، حکومت کے دو لوگوں نے ان کے ساتھ کچھ وعدے کئے تھے اور انہوں نے اپنا احتجاج ختم کیا تھا، تو یہ لوگ یہاں سے جائیں، وہ فضل الٰہی صاحب ہیں اور ایک وزیر صاحب ہیں، ان کو ملیں، وہ ان کا انتظار کر رہے ہیں اور اس بات پہ اس واقعے پہ میرا کال اٹنشن میں نے جمع کر رکھا ہے، آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کال اٹنشن کو کل کے ایجنڈے پر لائیں تاکہ اس پہ بحث کریں کیونکہ جو بندہ اگر سچ بولے گا، معاشرے میں کسی غلط بات کی نشاندہی کرے گا، چوری چکاری اور ڈرگ مافیا کی نشاندہی کرے گا تو کیا اس کو قتل کر دیا جائے گا؟ جناب سپیکر، یہ کوئی قانون تو نہیں ہے، یہ ریاست کہاں کھڑی ہے، یہ قوم کہاں کھڑی ہو گئی؟ تو میری درخواست ہے کہ جو وزیر صاحبان وہاں پر گئے تھے، ان کو سلام بھی ان کا اور وہ وہاں پہ جائیں اور ان سے مل کر آئیں۔ Secondly جناب سپیکر، میری آپ سے گزارش ہے کہ Assembly Rules کے Rule 208 کے تحت میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں، بحیثیت Member of this honourable House میں نے ایک ریزولیوشن جمع کی تھی، گزشتہ مہینے کی 28 تاریخ کو نکاح نامے میں ختم نبوت کا کالم اس کی Insertion اس میں درج کرنے کے لئے میں نے ریزولیوشن جمع کی تھی، ہمیں آپ کی طرف سے ہمیشہ یہ سننا پڑتا ہے کہ اس کو آپ ایجنڈے پر لے آئیں، میں نے ایجنڈے کے لئے آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرا دی ہے، 8 تاریخ کو جس کو دس دن گزر گئے تھے تو ایک محترم صاحب نے وہ اٹھائی اور میری ریزولیوشن انہوں نے پیش کر دی تو Assembly Rules کی یہ خلاف ورزی ہوئی ہے، اگر آپ کو میرے Point of Order پہ یہ شکایت منظور ہے تو ٹھیک ہے Otherwise میں آپ کو لکھ کر دینے کے لئے تیار ہوں کہ اس کو آپ ٹھیک کریں، جہاں پر اس میں Rectification کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے، مجھے یقین ہے کہ جس میرے بھائی دوست نے وہ ریزولیوشن پیش کی ہے، اس کو اس واقعے کا پتہ بھی نہیں ہو گا کہ یہ ریزولیوشن میں لایا کیوں تھا؟ اس کے پیچھے ایک واقعہ ہے، اس کے پیچھے ایک داستان ہے، ختم نبوت کا کالم نکاح نامے میں درج کرنے کا اس کے لئے یہ ریزولیوشن اگر میں لایا تھا، اس کے پیچھے ایک وجہ تھی اور بڑی Solid وجہ تھی، میں وہ آپ کو بیان بھی کر سکتا ہوں لیکن جناب سپیکر، ایک ممبر کا Right یہاں پر سلب

ہوتا ہے کہ اگر کوئی بزنس وہ لائے، چاہے وہ ریزولیوشن ہو، وہ Constitutional amendment ہو اور اس کو کوئی اور بندہ لا کر اسمبلی میں پیش کرے، وہ جمع بھی ہوئی ہو تو میرے خیال میں This is something like یہ پریولج موشن بھی اس پہ بنتی ہے، کس کے خلاف لاؤں؟ یہ فیصلہ آپ کریں گے جناب سپیکر، اور اس پہ مجھے آپ کی رولنگ چاہیئے کہ آپ اس پہ کیا ایکشن لیں گے؟ Otherwise میں آپ کو Written میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں اس کو چیک کرتا ہوں اور اس کے بعد پھر میں آپ کو اس کا جواب دوں گا تاکہ وہ تو خیر اصل میں میں نے اختیار ولی صاحب سے بات بھی کی ہے، ان کی ریزولیوشن تھی جو ہمارے نوٹس میں نہیں تھی اور اسی دن ایک آنریبل ممبر نے آکر جیسے عام Routine میں Rules relax کر کے لوگ لے آتے ہیں تو وہ لے آئے، تو جب ہمارے پاس وقت بچ جائے تو ہم Allow بھی کر دیتے ہیں کہ وہ بھی کر دیں جس کی ریزولیوشنز ہیں، تو اختیار ولی صاحب، یہ اس طریقے سے ہوا ہے۔ اب دیکھتے ہیں، ہم آپ کی ریزولیوشن کو کس طرح اس کے ساتھ Club کریں اور وہ اس ان کا بھی جو ہے کسی طریقے سے Rules کے تحت دیکھیں، چونکہ انہوں نے کی ہوئی ہے تو اس کو Club کر دیں ٹھیک ہے۔ چونکہ ابھی مغرب ہونے والی ہے، ہم بحث چاہتے ہیں، بحث پہ آئیں ناں، جو آپ کا Agenda item number last ہے، شگفتہ ملک صاحبہ، ایم پی اے، یہ جو ڈسکشن ہے ایڈ جرنمنٹ موشن پر، جو مہنگائی کے اوپر شگفتہ ملک صاحبہ۔ جی جی، ابھی میں بحث کے لئے آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں، مہنگائی کے اوپر بحث کے لئے ٹائم دیتا ہوں، اسی میں اپنی بات کر لیں۔ شگفتہ ملک نے کر لی ہے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: ہاں جی، نہیں سپیکر صاحب، میں نے بات۔۔۔۔۔

مہنگائی پر بحث

<u>جناب سپیکر</u>: حافظ عصام الدین صاحب، ایم پی اے، پلیز، نہیں یہ مہنگائی کے اوپر جو ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، اس پہ بحث ہے، حافظ عصام الدین صاحب نہیں، ہیں وقار خان صاحب، نہیں، یہ مہنگائی کے اوپر جو ایڈ جرنمنٹ موشن ہے اس پہ بحث ہے۔ حافظ عصام الدین صاحب نہیں ہیں؟ وقار خان صاحب، وقار احمد خان صاحب، مہنگائی کے اوپر ایڈ جرنمنٹ موشن، وہ پھر بعد میں دے دیتا ہوں ناں ٹائم، یہ ختم کر لیں یہ آئٹم۔ نلوٹھا صاحب، آپ بھی پھر بات کر لیں اور آپ بھی بات کر لیں۔ مہنگائی کے آپ بھی ستائے ہوئے

ہیں، آپ بھی مہنگائی پر بات کرتے ہوئے اپنا Point of Order بھی لے آئیں ساتھ۔ وقار کے بعد، وقار خان کے بعد۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ دا Topic دومره Lengthy شو جناب سپیکر صاحب، زما خیال چې اوس هغه کومه مزه چې ده، کوم عوامو ته تکلیف دے، هغوی په مونږ پورې هم، په دې اسمبلئ پورې به مذاق کوی چې یره دوئ زمونږه ایشوز په ټائم باندې نه Address کوی-----

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، یو دوه درې ساده تپوسونه دی زما، زمونږه بدقسمتی دا ده چې تیل کله سیوا کیږی او کله بجلی سیوا کیږی نو ډائریکټ په عوامو باندې د هغې بوجه راځی، عوام د هغې نه متاثر کیږی۔ زمونږه د بجلئ پیداوار چې دے تقریباً Sixty percent زمونږه خپل ملکی پیداوار دے آبی وسائلو نه او شاید چې دا Twenty Thirty percent چې وی دا به په آئی بی پیز باندې وی جناب سپیکر صاحب، نو که تیل ګرانیږی نو پکار دا ده چې هغه Twenty percent ګران شی، دلته چې کوم آبی وسائلو نه بجلی کومه پیدا کیږی پکار نه ده چې هغه ګرانه شی جناب سپیکر صاحب، دغه شان د تیلو خبره راځی، وائی زمونږ پچاس فیصد پیداوار زمونږه ملکی دے نو چې پچاس فیصد پیداوار زما ملکی دے نو پکار ده چې د پچاس فیصد په حساب باندې ګرانی راشی په مونږه باندې، نو دلته چې په ملک کوم تیل او بجلی پیدا کیږی نو هغه د بهر د تیلو سره د هغې هغه دغه اوتړلے شی، نتهی شی، نو جناب سپیکر صاحب، زما دا ریکویسټ دے، عوام هم ډیر په تکلیف کښې دے او دا یو درخواست مې دے حکومت ته چې دلته کښې په دې صوبه کښې نهم کال دے د پی ټی آئی د حکومت، په مرکز کښې دریم څلورم کال شروع شولو، نو دا خبرې دې پریږدی چې یره که معمولی څه یو بنه خبره په معیشت کښې راشی نو سحر او ماښام قیصدې پړهاویږی او چې کله معمولی خبره اړے ګړے شی نو ټول الزامات په سابقه حکومتونو باندې راځی۔ نو جناب سپیکر صاحب، پکار دا ده چې د دې خول نه مونږه رااوځو، عوامو مونږه منتخب کړی یو او نمائنده ئے

راليږلی یو دلته کښې چې د عوامو سوچ اوکړو او عوامو له ریلیف ورکړوجناب سپیکر صاحب، عوامو ته ډیر زیات تکلیف دے، زما دا درخواست دے جناب سپیکر صاحب، چې عملی کار پکار دے۔ زه دا خبره راغونډوم خو صرف خپل وزیر اعظم صاحب ته هغه وخت رایادوم چې کله په کنټینر ورسره زمونږه د دې ځائے دا ورونړه ولاړ وو، زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب ولاړ وو او هغه چې کومې خبرې کولې، کوم بیانات ئے کول، هغه بیانات زه دهراوول نه غواړم جناب سپیکر صاحب، د بجلئ بلونه د سوزولو هغوی وئیلی وو، د سول نافرمانئ ئے وئیلی وو او د غټو نه غټه خبره ئے دا کړې وه چې کله په ملک کښې تیل بجلی دا ګرانیږی نو هغه حکمرانان غله وی، نو جناب سپیکر صاحب، زه خو چې ګورم دریم کال راغلے دے، درې کاله اوشو او عوام چې دے د ګرانئ د لاسه، د قیمتونو د سیوا کیدو د لاسه مخ په وړاندې په زمکه روان دی نو جناب سپیکر صاحب، پکار ده چې مونږه عوامی مسائل حل کولو ته توجه ورکړو او کومې مسئلې چې دی، کومه ګرانی چې راغی د هغې هغه جرړېاوګورو او هغه جرړې ختمې کړو او عوامو له ریلیف ورکړو جناب سپیکر صاحب، په دې خبرو کار نه کیږی، عملی اقدامات پکار دی، خبرې ډیرې شوې دی او مونږه ډیرې هم کړې دی او حکومت هم کړې دی، پکار ده چې یو بل باندې الزامات نه لګوءاو عملی کار اوکړو او عوامو له ریلیف ورکړو۔ په دې شعر باندې به اجازت غواړمه، وائی چې:

ے دلته کښې دستور دے تور ته سپین او سپین ته تور وائی

او زه ورته آئینه نیسم په دغه ګنهګار یمه

جناب سپیکر صاحب! پکار ده چې مونږه د دې ګرانئ د ختمیدو هغه وجوهات پورا معلوم کړو او دا ګرانی ختمه کړو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هسې دا ممبران چې کومې طریقے سره شعرونه ایزده کړی، لګیا دی، که دا توجه نور شی له ورکړی نو ډیره به ښه وی، د شاعرئ په ځائے باندې۔ جی ریخانه اسماعیل صاحبه۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔

ایک رکن: کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، کورم کی نشاندہی ہو گئی۔ جی، سیکرٹری صاحب، Count۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت اکیس آنریبل ممبرز موجود ہیں، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں، دو منٹ کے لئے۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Deputy Speaker: Secretary Sahib, Count please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت ہاؤس میں ہمارے اٹھارہ ممبران موجود ہیں، لہذا ایک منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائیں۔

(دوبارہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Deputy Speaker: Secretary Sahib, Count please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت ہاؤس میں سترہ ممبران موجود ہیں اور جس طرح ابھی میڈم نے کہا ہے کہ ان کو بھجوایا گیا تو اس سے پہلے دو دفعہ جب کورم کی نشاندہی کی گئی تھی تو وہ دونوں دفعہ اپوزیشن نے کورم کی نشاندہی کی تھی، تو مطلب آپ اپنی اپوزیشن کو بھی کہیں کہ وہ کورم کی نشاندہی نہ کریں اور ابھی کورم پورا نہیں ہے۔ ابھی اس پر کافی ڈسکشن ہو گئی اس ایڈجرنمنٹ موشن پر تو یہ Close ہوتی ہے۔ آئندہ New adjournment motion ہم لیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, the 26th November, 2021.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 26 نومبر 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)